# فضائلِ حسنین کریمین

04-August-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مُحَرَّمُ الْحَرام شَرِیف کا بابرکت مہینا جاری وساری ہے، اس مُبارک مہینے کو اَہلِ بیتِ اَطْہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین اور اِمامِ عالی مَقام، امامِ تِشْنہ کام حضرت اِمامِ حسن مُجْتَبٰی اور امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، آیئے! اسی حوالے سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما کی شان وَعظمت کے بارے میں سُننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں شہزادوں سے بہت مَحبَّت فرماتے جیسا کہ

حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی گئی کہ اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین میں آپ کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حَسن اور حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضرت فاطِمَۃُ الزَّھرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے تھے۔ (ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، ۵/۴۲۸ حدیث:۳۷۹۷)

---

[1] ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

مشہور مُفسّر قرآن حکیمُ الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: مَحبّت کی بہت قِسْمیں ہیں: اولاد سے مَحبت اور قِسْم کی ہے، اَزْواج (بیویوں) سے اور قِسْم کی، دوستوں سے اور قِسْم کی۔ اولاد میں حَضراتِ حَسنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُما) بہت پیارے ہیں، ازواج (رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ اجمعین) میں حضرت عائِشہ صِدّیقہ، مَحْبُوبَہ مَحْبُوبِ رَبُّ العالمین ہیں، دوست و احباب میں (امیرُ المؤمنین) حضرت ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت پیارے ہیں۔ مَزید فرماتے ہیں: حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پُھول تھے، پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا انتہائی مَحبت و پیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۴۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ہم بھی اِن حَضرات کی مَحبّت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرنے کی نِیّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

## نام و کُنْیَت اور اَلقاب:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا میں سے بڑے حضرت امام حَسَنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنیت "ابُو محمد" ہے۔ اور لَقب "تَقی اور سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبطِ رَسُول" ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادتِ مُبارکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی رات میں مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ساتویں روز آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عقیقہ کیا، بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے

وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔

(تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ وروضۃ الشہداء (مترجم)، باب ششم، ۱/۳۹۶)

آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا نام، اِمامُ الْانبیاء، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رکھا۔ مکمل واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت میں حضرت امام حَسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت کی خوشخبری سنائی۔ (تو) حُضور پُرنور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اسماء! میرے فرزند کو لاؤ، حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے (امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدھی طرف والے کان میں اَذان اور اُلٹی طرف والے کان میں تکبیر فرمائی اور حضرت مولیٰ علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے دریافت فرمایا: تم نے اس شان و شوکت والے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری کیا مَجال کہ بے اِجازت نام رکھنے پر پہل کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسن رکھا۔ (سوانح کربلا ص ۹۲ ملخصًا)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَداء، راکِبِ دَوشِ مُصْطَفٰے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ہجری کو مدینۂ مُنوَّرہ میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام، حُضور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنْیَت "اَبُوعبدُ اللّٰہ" اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْل" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پھول) ہے، اپنے بڑے بھائی کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً وسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشہید...الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴)

## نام کیسے رکھے جائیں؟

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے سُنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے۔ آیئے! اسی ضِمن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیجئے۔

یاد رہے! اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشر قائم ہوگا تو وہ اسی نام سے ربِّ کریم کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ

حضرت دَرْداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ۴/۳۷۴)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلمی اداکار یا مَعَاذَ اللہ غیر مسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدتَرین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں غیر مسلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کِیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا

زبردست نام رکھا ہے۔ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لیناچاہیے کہ کہیں یہ خُوشی تعریف کی خواہش کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لِہٰذا انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صَحابہ کِرام و تابعین رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اجمعین اور اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بچے کا اپنے بزرگوں سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی پر اچھے اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ناموں کے حَوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینۃ کی کتاب "**نام رکھنے کے احکام**" کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے نام رکھنے کیلئے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، اس کے عِلاوہ بچوں کے نام رکھنے کے بارے میں کثیر مفید باتیں بھی موجود ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مُختلف مَواقع پر ان حضرات کی ایسی شان و عظمت بیان فرمائی ہے جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللہ ہمارے دل میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کی مَحبَّت بڑھے گی۔ آیئے! ان کی شان و عظمت سے مُتعلِّق چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے ان دونوں سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی

کی۔(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/۹۶، حدیث:۱۴۳)

ارشاد فرمایا: هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حَسَن و حُسَین(رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا)دُنیا میں میرے دو (2) پُھول ہیں۔(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، الحدیث:۳۷۵۳،ج۲،ص۵۴۷)

ارشاد فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حَسَن اور حُسَین(رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا)جَنَّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ترمذی، ۵/۴۲۶،حدیث:۳۷۹۳)

## حَسَنَیۡنِ کَرِیۡمَیۡن سے مَحَبَّت واجب ہے:

حضرت عَبۡدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا فرماتے ہیں: جب(پارہ25سورۃ الشُّوریٰ کی)یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہُوئی:

”قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ(پ۲۵، الشُّوریٰ:۲۳)“ ترجَمۂ کَنۡزُ الۡعِرۡفَان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی مُعاوَضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت“ تو صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عَرض کی: یَا رَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وہ کون سے قَرابَت دار ہیں، جن سے مَحَبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، فاطِمَةُ الزَّهْرا(رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا)اوران کے دونوں بیٹے(یعنی حضرت امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا)۔(معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علی بن ابی طالب، ۳/۴۷، حدیث:۲۶۴۱)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** مَعلُوم ہُوا! اَہۡلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم اجمعین کی مَحَبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان و مال، عِزّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، ”اَہۡلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم اجمعین“ ہونے چاہئیں۔ ان مبارک ہستیوں کی مَحَبَّت، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت، اِیمانِ کامل کی نِشانی

ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ''لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ ''یعنی کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے ''وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ ''اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو ''وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ ''اور میری اَوْلاد اس کو اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو ''وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ ''اور میرے اَہْلِ بیت (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اجمعین) اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵ بتصرف ما)

## اَہْلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اجمعین کے فضائل

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** اَہْلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ کریم پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

| | |
|---|---|
| اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (پ ۲۲، احزاب، ۳۳) | ترجمۂ کنزالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔ |

اکثر مُفَسِّرِینِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرتِ علیُّ المُرْتَضٰی، حضرت فاطِمہ زَہرا، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اجمعین کے حق میں نازِل ہُوئی۔ حضرت امام احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت ابُوسَعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت کی ہے کہ یہ آیت پَنجتَن پاک کی شان میں نازِل ہوئی۔ پَنجتَن سے مُراد حُضور نبیِ کَریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حَضرتِ علی، حضرت فاطمہ، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ہیں۔ (سوانح کربلا،

ص ۸۰،۷۹، ملتقطا)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ حُضُور، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحِبزادیوں اور قَرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَھَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴)

آیتِ مُبارَکہ کی تَفْسِیر کرتے ہوئے، حضرت امام طَبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ کریم چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحْش چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گناہوں کے میل کچیل سے پاک وصاف کردے۔ (طبری، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۳۳، ۱۰/۲۹۶)

صَدرُالافاضِل حضرتِ عَلامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نَعِیمُ الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہْلِ بیتِ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین) کے فَضائل کا چشمہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخلاقِ دَنِیَّہ واَحوالِ مَذمومہ (یعنی بُرے اَخلاق واَحوال) سے اُن کی تَطْہِیر فرمائی گئی (یعنی اِنہیں بُرے اَخلاق سے محفوظ رکھا گیا)۔ بعض احادیث میں مَرْوِی ہے کہ اَہْلِ بیت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین)، نار (یعنی دوزخ کی آگ) پر حَرام ہیں (یعنی جنّتی ہیں) اور یہی اس تَطْہِیر کا فائدہ اور ثَمرہ (یعنی نتیجہ) ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَروَرْدگار انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۸۲)

ہمیں بھی اَہْلِ بیتِ پاک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین) سے مَحَبَّت قائم رکھتے ہوئے، ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ کریم ان کے صَدقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطافرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کرکے جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطافرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ہفتہ وار رسالہ مطالعہ:

پیارے اسلامی بھائیو! حصولِ علم دین کے لئے مطالعہ انتہائی ضروری ہے کہ اچھی اور دینی معلومات سے بھرپور کتب کا مطالعہ نظر و فکر کی درست اور حصول علم کا بہترین ذریعہ ہے جیسا کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مطالعہ علم دین کی جان ہے۔ بنیادی عقائد جاننے کے علاوہ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق شرعی مسائل سیکھنا فرضِ عین ہے۔ دینی کتب کا مطالعہ اللہ پاک کی رضا اور حصولِ ثواب کا ذریعہ ہے اور اس سے علمِ دین میں اضافہ ہوتا ہے، علمِ دین سیکھنے کا ایک ذریعہ چونکہ کتاب بھی ہے، لہٰذا ایسی کتب و رسائل کا ہی مطالعہ کرنا چاہیے جو نظر و فکر کی درست اور اخلاقی و ذہنی تربیت کا ذریعہ بنیں، چنانچہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے اللہ پاک کے فضل و کرم سے فروغِ علمِ دین کے لئے جہاں دیگر کئی شعبہ جات اور دینی کاموں کا آغاز کیا وہیں کتب و رسائل سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کا رابطہ مضبوط کرنے کے لئے ہفتہ وار رسالہ مطالعہ نامی دینی کام شروع کیا جس کے تحت ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں کسی ایک رِسالے کا مطالعہ کرنے یا آڈیو رسالہ سننے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ اور الحمد للہ! کثیر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس کا مطالعہ فرما کر اپنے ذمہ داران کو اس سے آگاہ بھی فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس ہفتے کا رسالہ پڑھ یا سن لیا ہے۔ امیر اہلسنت اور جانشین امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کا شوق اور ترغیب کے لئے رسالہ پڑھنے والوں کو دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں۔ آپ بھی ہفتہ وار رسالے کا پابندی سے مطالعہ کریں ان شاء اللہ اس کی برکت سے علمِ دین میں اضافہ بھی ہو گا اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعائیں بھی ملیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ترمذی شریف میں ہے: سید الاولیاء، مولیٰ مشکل کشاء، شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت

مشابہ تھے اور اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِس سے نیچے کے حصے میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہت مشابہ تھے۔

حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا از سر تا قدم (سر مبارک سے قدم مبارک تک) بالکل ہمشکلِ مصطفیٰ تھیں۔ اورآپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کے صاحبزادگان (یعنی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) میں یہ مشابہت تقسیم کردی گئی تھی، حضرت امام حسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کریم کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے مشابہ کردے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے اللہ پاک اپنے محبوب (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔ (مرآۃ المناجیح، 8/480)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## شعبہ ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ:

**پیارے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اسّی (80) سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے انہیں شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا پیغام دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ چکا ہے ان ممالک میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ان میں بولی جانے والی زبان میں کتب و رسائل کی ضرورت تھی لہٰذا اس کام کو کرنے کے لئے "ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس شعبے کا کام **مکتبۃ المدینہ** سے شائع ہونے والی مختلف کتب و رسائل کے جُدا جدا زبانوں میں تراجم کرکے انہیں دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس وقت دنیا کی تقریباً 36 زبانوں میں

تراجم ہو رہے ہیں۔ مختلف زبانوں کے ترجمہ شُدہ ان کتب و رسائل کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا اور ڈاؤن لوڈ (Download) کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جب صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اَہْلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین اور پیارے نواسوں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے بے انتہا مَحَبَّت کرتے دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحَبَّت و شفقت سے پیش آتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین اور بِالخُصوص حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کا بے حد خیال رکھا کرتے، چُنانچہ

## صدّیقِ اکبر کی اِمامِ حسن سے مَحَبَّت:

حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہْلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اجمعین کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ”نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ دار مُجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں۔“ (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، ۳/۲۹، حدیث: ۴۰۳۶)

## فارُوقِ اعظم کی امامِ حُسین سے والہانہ مَحَبَّت:

حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک دن اَمِیْرُالْمُومنین حضرت عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرت اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں

مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دروازے پر کھڑے اِنتظار کر رہے تھے۔کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو ان کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔بعد میں اَمِیْرُالْمُومنین حضرت عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی تو میں نے عرض کی:"اے اَمِیْرُالْمُومنین!میں آپ کے پاس آیا تھا، مگر آپ حضرت اَمیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ مَصروفِ گفتگو تھے۔آپ کے بیٹے عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے،مجھے کیسے ہو سکتی ہے؟)لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔"تو اَمِیْرُالْمُومنین حضرت فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:اے میرے بیٹے حسین!میری اَوْلاد سے زِیادہ، آپ اس بات کے (زیادہ) حق دار ہیں کہ آپ اَندر آجائیں اور ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں،اللہ کریم کے بعد کس نے اُگائے ہیں، تم ساداتِ کرام نے ہی تو اُگائے ہیں۔" (تاریخِ ابن عساکر،ج۱۴،ص۱۷۵)

## شیرِ خدا کی امام حسن سے محبّت:

حضرت اَصْبَغ بن نُباتہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ حضرت امام حسن مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیمار ہوئے تو اَمِیْرُالْمُومنین حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی اُن کے ساتھ عِیادَت کے لئے حاضِر ہُوئے۔اَمِیْرُالْمُومنین حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خَیرِیَّت دریافت کرتے ہوئے فرمایا:اے نواسۂ رسول!اب طَبیعَت کیسی ہے؟عَرض کی:اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہتر ہوں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:اگر اللہ پاک نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے، پھر حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: مجھے سہارا دے کر بٹھائیے،اَمِیْرُالْمُومنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا، پھر حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:ایک دن مجھ سے نانا جان،رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے

شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہوگا نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تِلاوت فرمائی،

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)

ترجمۂ کنز العرفان: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص۳۴۷)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ واقعے سے جہاں اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَحَبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیان کردہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصِیبَتوں اور آزمائشوں پر صَبْر کرنے والوں کو قِیامت کے دن ان کے صَبْر کا پُورا پُورا اَجْر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کے ہر کام میں ہزارہا حِکْمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لِہٰذا ہر ایک کے سَامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفْلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدَستی کے سبب مَعَاذَ اللّٰہ رَبّ کریم کی ذات پر بے جا اِعْتِراضات کرکے اپنی زَبان سے کُفْرِیات بکنے کے بجائے، اِن آزمائشوں اور تَکْلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر و تَحَمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصِیبَتیں اور بلائیں گُناہوں کے کَفَّارے اور دَرَجات میں بُلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔

اللہ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قِیامت اَہْلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثَواب عَطا کیا جائیگا، تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (ترمذی، ۱۸۰/۴، حدیث ۲۴۱۰، دارالفکر بیروت)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں"** کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی تمنّا وآرزُو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زَدوں کو مل رہا ہے۔" (مرآۃ، ۲/۴۲۴)

## حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی مَحبَّت:

**حضرت** ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین (3) دن رات سے زیادہ تَعَلُّق توڑے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی پہل کرے گا۔ حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کے دَرمیان کوئی شکر رَنجی ہوگئی ہے۔ میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی پیروی کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور باہَم قَطعِ تَعَلُّق کر رکھا ہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو (2) آدمیوں کے درمیان قَطعِ تَعَلُّق ہو جائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرُور پَہَل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے

وہ درست ہے ۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس تشریف لائے،ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہوگئی۔(ذخائرالعقبی،ص۲۳۸)

## ناراض رِشتے داروں سے صلح کرلیجئے

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو، صُلح کیلئے خُود پَہَل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تَعَلُّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے میں پہل کرلینی چاہئے،اِنْ شَآءَاللہ سَر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ کریم کیلئے عاجزی کرتا ہے،اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث:۸۱۴۰) ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے،ان کے ساتھ اچھے سُلوک کا مُظاہَرہ کرتے رہیے،کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

حضرتِ فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کے 10 فائدے ہیں:** ❀اللہ کریم کی رِضا حاصِل ہوتی ہے ❀لوگوں کی خُوشی کا سَبَب ہے ❀فِرِشتوں کو خوشی ہوتی ہے ❀مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀شیطان کو اُس سے دُکھ پہنچتا ہے ❀عُمر بڑھتی ہے ❀رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀فوت ہوجانے والے مسلمان باپ دادا خُوش ہوتے ہیں ❀آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❀وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔(تَنبیہُ الغافِلین ص۷۳)

**پیارے اسلامی بھائیو!** اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مُشکبار دینی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے، ہر ماہ کم اَز کم

تین (3)دن کے مدنی قافِلے میں سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے،اور نیک اعمال کے مُطابِق زِندگی گُزاریئے۔
رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کے فَضائل و برکات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ''نیکی کی دعوت'' صفحہ نمبر156 تا161، رسالہ ''ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی اور اِحترامِ مسلم'' کا مُطالَعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''101 مدنی پھول'' سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں ☆جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار، ۹/۲۶۸) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَولانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشْوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشْوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۹/۲۶۸۔ بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا

جائے۔(دُرِّمُختار، ۹/ ٦٧٠،اِحیاءُالْعُلوم، ۱/ ۱۹۳)

﴿اعلان:﴾

ناخن کاٹنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا اُن کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

### ﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

### ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

## ﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ**

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

## ﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ**

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**شافِعِ اُمَم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 4 اگست 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

## ناخن کاٹنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب:

☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (ایضاً) ☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۵۸) ☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (ایضاً) ☆ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ☆ کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداود، ۲/۱۲۷، حدیث:۱۵۳۷)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے دشمنوں کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے

ہیں۔(مدنی پنج سورہ، ص ۲۲۰)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

# ☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

## یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام

کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

## قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

## ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یارِہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

## ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

### سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

### زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

## دعائے امیرِاَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دیناجب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد